تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	**242 Code**
Course Name:	سیرت طیبہ
Class:	**Matric (درس نظامی)**
Total Credit Hours	**3**
Total Assignments	**2**

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 1

سوال نمبر 1: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول عام الفیل (570 عیسوی) میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام عبد اللہ بن عبد المطلب اور والدہ کا نام آمنہ بنت وہب تھا۔ آپ کی ولادت بنو ہاشم کے گھر میں ہوئی، جو قریش کا ایک معزز قبیلہ تھا۔

نسب مبارک: آپ کا نسب چوتھی پشت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے، جو قریش کے مشہور قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ کی پیدائش سے پہلے کے واقعات: عام الفیل کے موقع پر ابرہہ نے کعبہ پر حملہ کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت کی اور اصحاب فیل کو ہلاک کر دیا۔ اس واقعے کے 50 دن بعد آپ کی ولادت ہوئی۔

ولادت کے وقت کے معجزات: مشہور روایت ہے کہ آپ کی ولادت کے وقت کسریٰ کا ایوان لرز اٹھا، آتشکدہ فارس کی آگ بجھ گئی، اور جھیل ساوہ خشک ہوگئی۔ آپ دستر خوان پر تشریف لائے تو آپ کے جسم پر ختنہ شدہ اور ناف کٹی ہوئی تھی۔ آپ نے سجدے کی حالت میں آنکھیں کھولیں۔

رضاعت (دودھ پینے) کا زمانہ: روایت کے مطابق آپ نے چند دن اپنی والدہ کا دودھ پیا، پھر ثویبہ (ابو لہب کی لونڈی) نے آپ کو دودھ پلایا۔ اس کے بعد آپ کو بدوی قبیلہ بنو سعد کے حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا گیا، جہاں آپ نے چار سال قیام کیا۔

والدہ کی وفات: جب آپ چھ سال کے ہوئے تو والدہ آمنہ آپ کو لے کر مدینہ میں اپنے ننھیال گئیں، واپسی پر مقام ابواء میں وفات پا گئیں۔ اس کے بعد آپ کے دادا عبد المطلب نے آپ کی پرورش کی۔ جب آپ آٹھ سال کے ہوئے تو دادا کا بھی انتقال ہو گیا، پھر آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی کفالت کی۔

آپ کی ولادت باسعادت اس دنیا کے لیے رحمت بن کر آئی، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ("**وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ**" الانبیاء:107)

سوال نمبر 2: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر نوٹ لکھیں اور عقائد ایمان واضح کریں۔

جواب:

بعثت کا مفہوم: بعثت کے معنی کسی کو بھیجنا، اٹھانا، یا مبعوث کرنا ہے۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی نبی کو انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے مامور فرمانا "بعثت" کہلاتا ہے۔

بعثت سے پہلے کا حال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم 40 سال کی عمر تک مکہ میں رہے۔ اس عرصے میں آپ اخلاق و کردار کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ آپ بتوں سے نفرت کرتے تھے، کبھی ان کی پوجا نہیں کی، جھوٹ اور بدکاریوں سے پاک تھے۔ آپ لوگوں کے درمیان "صادق اور امین" کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ اکثر غار حرا میں تنہائی اختیار کر کے عبادت اور غور و فکر کیا کرتے تھے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

پہلی وحی کا نزول: جب آپ کی عمر 40 سال (13 رمضان المبارک، 610 عیسوی) ہوئی تو غار حرا میں فرشتہ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آ کر پہلی وحی پہنچائی "**اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ**" (العلق: 1-5)۔ آپ نے ارشاد ہوا: "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"۔ اس کے بعد چند آیات مزید نازل ہوئیں۔

وحی کے بعد کی کیفیت: آپ اس عظیم واقعے سے گھبرا گئے اور گھر واپس آ کر اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملے۔ انہوں نے آپ کو تسلی دی اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل (جو مسیحی عالم تھے) کے پاس لے گئیں۔ ورقہ نے تصدیق کی کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اور آخری نبی کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔

پوشیدہ دعوت کا دور: پہلے تین سال تک آپ نے صرف اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو اسلام کی دعوت دی۔ پہلے ایمان لانے والوں میں حضرت خدیجہ، حضرت علی (10 سال کی عمر)، حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابو بکر صدیق شامل تھے۔

اعلانیہ دعوت کا آغاز: چوتھے سال اللہ کا حکم آیا "**فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ**" (الحجر: 94) یعنی "پس جو حکم دیا جا رہا ہے اسے اعلانیہ کہہ دو"۔ آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کو اکٹھا کیا اور اسلام کی دعوت دی۔

عقائد ایمان (ایمان مفصل و مجمل):

ایمان کا مطلب اللہ اور اس کے رسول کی لائی ہوئی تمام باتوں کو دل سے ماننا، زبان سے اقرار کرنا اور اعضاء سے عمل کرنا ہے۔

ایمان مفصل: یہ ہے کہ مسلمان چھ چیزوں پر ایمان رکھے:

1. **ایمان باللہ:** اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی خالق، رازق، مالک اور مدبر ہے۔
2. **ایمان بالملائکہ:** اللہ کے مقرب فرشتے ہیں جو اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں، مثلاً جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل وغیرہ۔
3. **ایمان بالکتب:** اللہ کی نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان، خاص کر قرآن مجید آخری کتاب ہے۔
4. **ایمان بالرسل:** اللہ کے تمام پیغمبروں پر ایمان، حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک۔
5. **ایمان بالیوم الآخر:** قیامت کے دن، حساب و کتاب، جنت و جہنم، اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان۔
6. **ایمان بالقدر:** اچھی اور بری تقدیر پر ایمان کہ سب کچھ اللہ کے علم اور حکم سے ہوتا ہے۔

ایمان مجمل" : آمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ "یعنی میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ہے اور اس کے تمام احکام قبول کیے۔

بعثت نے انسانیت کو جہالت اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید اور ایمان کی روشنی میں لا کھڑا کیا۔

سوال نمبر 3: ہجرت مدینہ کے اہم واقعات لکھیں۔

جواب:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

ہجرت مدینہ اسلامی تاریخ کا ایک نہایت اہم واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی زندگیوں میں ایک نیا موڑ پیدا کیا۔ ہجرت سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کا مکہ سے مدینہ کی طرف نقل مکانی ہے۔ اس واقعہ کے اہم مراحل درج ذیل ہیں:

پس منظر: مکہ کے مشرکین نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش ہونے لگی۔ اس سے پہلے مدینہ کے لوگ (اوس و خزرج) سے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر مدینہ میں آپ کی حفاظت کی یقین دہانی کر چکے تھے۔

ہجرت کی اجازت: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم دیا۔ آپ نے حضرت ابو بکر صدیق کو ساتھ لینے کا فیصلہ کیا۔

مشرکین کی سازش: قریش کے سرداروں نے دارالندوہ میں مشورہ کیا کہ ہر قبیلے سے ایک شخص چن کر محمد (ص) کو اجتماعی طور پر قتل کر دیا جائے تاکہ خون کا بدلہ کسی ایک قبیلے پر نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سازش سے آگاہ کر دیا۔

غار ثور میں قیام: 27 صفر 14 نبوی (ستمبر 622 عیسوی) کی شب آپ اپنے گھر سے نکلے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا اور آپ حضرت ابو بکر کے ہمراہ مکہ سے جنوب کی طرف غار ثور (مکہ سے تقریباً 5 کلومیٹر) میں جا چھپے۔ وہاں آپ تین دن تک رہے۔ ایک مرتبہ مشرکین غار کے دہانے تک آ گئے لیکن اللہ نے مکڑی کا جالا اور آشیانہ کبوتر بنا کر انہیں غار میں نظر آنے سے روک دیا۔ حضرت ابو بکر نے پریشانی ظاہر کی تو آپ نے فرمایا: "غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ (سورہ توبہ:40)

مدینہ کی طرف روانگی: تیسرے دن مشرکین کی تلاش کم ہو گئی تو آپ نے عبد اللہ بن اریقط (جو مشرک تھا لیکن قابل اعتماد راہنما تھا) کو اجرت پر بطور رہنما مقرر کیا۔ آپ نے اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر مدینہ کا رخ کیا۔ اس سفر میں اسماء بنت ابو بکر کھانا اور پانی لا کر دیتی تھیں، اور عامر بن فہیرہ (غلام) رات میں جانور چراتے تھے تاکہ پگڈنڈیاں مٹ جائیں۔

قبا میں قیام: راستے میں ام معبد کے خیمے پر قیام کیا جہاں آپ نے ان کی بکری کو دودھ سے بھر دیا۔ پھر 8 ربیع الاول کو آپ قبا (مدینہ سے 3 کلومیٹر جنوب) پہنچے۔ یہاں آپ نے 4 دن قیام کیا اور قبا مسجد کی بنیاد رکھی۔

مدینہ میں داخلہ: 12 ربیع الاول کو آپ نے مدینہ میں قدم رکھا۔ مدینہ کے لوگوں نے بے پناہ جوش و خروش سے آپ کا استقبال کیا۔ بچے اور عورتیں چھتوں پر چڑھ کر "طَلَعَ البَدرُ عَلَينَا" کا نعرہ لگا رہے تھے۔ آپ کی اونٹنی جہاں بیٹھ گئی، وہاں آپ نے مسجد نبوی کی تعمیر کا حکم دیا۔

اخوت مدینہ: ہجرت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین (مکہ سے آنے والے) اور انصار (مدینہ کے مسلمان) کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ ہر مہاجر کا ایک انصاری بھائی بنایا گیا جو اس کے اخراجات برداشت کرتا تھا۔

میدان ہجرت کی اہمیت: ہجرت کے بعد اسلامی ریاست کی بنیاد پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق نے اس واقعہ کو اسلامی تاریخ کا آغاز قرار دیا اور ہجری کیلنڈر شروع کیا۔

سوال نمبر 4: دشمنان اسلام کی سرگرمیوں پر تفصیل سے نوٹ لکھیں۔

جواب:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد سے اسلام کے دشمنوں نے مختلف طریقوں سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرمیاں انجام دیں۔ یہ دشمن مختلف طبقات سے تعلق رکھتے تھے، جن میں مشرکین قریش، یہود، منافقین، اور رومی و فارسی سلطنتیں شامل تھیں۔ ان کی سرگرمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. مشرکین قریش کی سرگرمیاں:

(الف) ابتدائی دور میں استہزاء اور طنز: جب نبی کریم نے پہلی بار اسلام کی دعوت دی تو قریش نے آپ کا مذاق اڑایا، آپ کو "مجنون"، "کاہن"، "شاعر" کہا۔ ابو لہب اور اس کی بیوی ام جمیل خاص طور پر آپ کے خلاف گستاخیاں کرتے تھے۔

(ب) اقتصادی اور سماجی بائیکاٹ: مشرکین نے بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب کے ساتھ شعب ابی طالب میں تین سال تک معاشی اور سماجی بائیکاٹ کیا۔ کوئی بھی ان سے خرید و فروخت نہ کرے، نہ ان سے شادی کرے، نہ کوئی معاملہ کرے۔ مسلمان سخت بھوک اور مصائب میں مبتلا رہے۔

(ج) جسمانی ایذا رسانی: کمزور مسلمانوں کو ستایا جانے لگا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دھوپ میں پتھر رکھ کر سینے پر ڈالے جاتے تھے، حضرت عمار کے والدین کو شہید کر دیا گیا، حضرت ابو بکر کو خوب مارا گیا، حضرت عمر کے اسلام لانے سے پہلے ان کے سخت رویے نے بھی مسلمانوں کو دکھ پہنچایا۔

(د) ہجرت حبشہ کے بعد تعاقب: مشرکین نے حبشہ جانے والے مسلمانوں کو واپس لانے کی کوشش کی اور نجاشی کے پاس سفیر بھیجے لیکن ناکام رہے۔

(ہ) قتل کی سازش: ہجرت سے پہلے دارالندوہ میں سازش کے تحت نبی کریم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا، لیکن آپ علیہ السلام غار ثور میں چھپ کر بچ نکلے۔

(و) غزوات اور جنگیں: مشرکین نے غزوہ بدر، احد، خندق اور دیگر جنگیں لڑیں، جن میں بدر میں انہیں شکست ہوئی، احد میں کچھ کامیابی ملی لیکن آخری جنگوں میں وہ مکمل طور پر مغلوب ہو گئے۔

2. یہود کی سرگرمیاں:

مدینہ میں یہود کے تین بڑے قبیلے تھے: بنو قینقاع، بنو نظیر، اور بنو قریظہ۔ ان کی سرگرمیاں:

- **معاہدہ شکنی:** مدینہ میں آنے کے بعد نبی کریم نے ان سے معاہدہ کیا لیکن یہود نے بار بار عہد توڑا۔
- **مسلمانوں میں نفاق پھیلانا:** یہود مسلمانوں کے درمیان سازشیں کرتے اور منافقین کو بھڑکاتے تھے۔
- **جنگی تعاون:** غزوہ احزاب (خندق) میں یہود بنو قریظہ نے مشرکین قریش کا ساتھ دیا۔
- **باطل تبلیغ:** وہ نبی کریم کی نبوت کو جھٹلاتے تھے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

3. منافقین کی سرگرمیاں:

عبد اللہ بن ابی بن سلول کی سربراہی میں منافقین نے مسلمانوں کو اندر ہی اندر کمزور کرنے کی کوشش کی:

- **جھوٹی خبریں پھیلانا:** مسلمانوں کے خلاف افواہیں پھیلانا، مثلاً غزوہ بنی مصطلق میں حضرت عائشہ پر تہمت لگانا (افک کا واقعہ)۔
- **جنگ سے بھاگنے کی ترغیب:** غزوہ احد اور غزوہ خندق میں منافقین نے مسلمانوں کو جہاد سے روکنے کی کوشش کی۔
- **مسجد ضرار بنانا:** مدینہ میں ایک علیحدہ مسجد بنا کر وہاں منافقین نے نماز ادا کی تاکہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالیں، جسے نبی کریم کے حکم سے گرایا گیا۔
- **رسول اللہ کی توہین:** منافقین خفیہ طور پر آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے تھے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

.4رومی اور فارسی سلطنتیں:

- رومی سلطنت نے اسلامی تحریک کو خطرہ سمجھا اور غزوہ موتہ اور غزوہ تبوک میں مسلمانوں کے خلاف تیاریاں کیں۔
- فارسیوں نے بھی اسلام کو فروغ پانے سے روکنے کی کوشش کی لیکن بعد میں فتح ہوئے۔

.5مشرکین عرب کے دیگر قبائل:

قبیلے بنو ثقیف (طائف) نے نبی کریم کو پتھر مارے، بنو سلیم اور دیگر قبائل نے حملے کیے۔ ان سب کا مقصد اسلام کی دعوت کو روکنا تھا۔

دشمنان اسلام کی ان تمام سرگرمیوں کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر اور حکمت سے ان کا مقابلہ کیا اور بالآخر فتح مکہ کے بعد اسلام غالب آ گیا۔

سوال نمبر5:غزوہ بدر پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

غزوہ بدر اسلامی تاریخ کا پہلا اور نہایت اہم معرکہ ہے جو 17 رمضان 2 ہجری (624 عیسوی) میں مدینہ اور مکہ کے درمیان بدر کے مقام پر پیش آیا۔ یہ جنگ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن ثابت ہوئی اور مسلمانوں کو غیر معمولی فتح نصیب ہوئی۔ تفصیل درج ذیل ہے:

وجوہات و پس منظر:

1. **قریش کی طرف سے مسلسل ایذائیں:** مکہ کے مشرکین نے مسلمانوں کے جان و مال کو نقصان پہنچایا، انہیں وطن سے نکال دیا۔ ان کے اموال چھین لیے تھے۔
2. **قافلہ ابوسفیان:** شام سے واپس آنے والے ابوسفیان کے تجارتی قافلے میں قریش کی بہت سی دولت تھی جو مسلمانوں سے چھینی گئی تھی۔ نبی کریم نے اس قافلے کو روکنے کا ارادہ فرمایا تاکہ قریش کو سبق ملے۔
3. **مکی فوج کا اخراج:** ابوسفیان نے قافلے کو راستہ بدل کر بچا لیا اور مدینہ سے جنگ کے لیے ابو جہل کی سرکردگی میں 1000 کا لشکر روانہ کیا۔

مسلمانوں کی تیاری:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 313 یا 317 صحابہ کرام پر مشتمل ایک چھوٹی سی فوج تیار کی۔ اس فوج میں صرف 2 گھوڑے تھے، 70 اونٹ تھے اور باقی پیدل تھے۔ آٹھ افراد کے پاس زرہیں تھیں۔ کچھ نوجوان بھی شامل تھے جیسے حضرت علی (23 سال)، حضرت عمر، حضرت حمزہ وغیرہ۔

جنگ کا آغاز اور قیادت:

مشرکین کی قیادت ابو جہل بن ہشام کر رہا تھا۔ ان کی فوج میں 100 گھوڑے، 700 اونٹ اور ہتھیاروں کی کثرت تھی۔ نبی کریم نے میدان میں صف آرائی کی، اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ صبر و استقامت سے کام لیں۔ آپ نے ایک چھتری تلے بیٹھ کر پروردگار سے فریاد کی: "اے اللہ! یہ چند مومن ہیں، انہیں ہلاک کر دے تو زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔"

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

جنگ کا دوران : یہ جنگ گرمیوں کے موسم میں ہوئی۔ پہلے تین مشرکین (عتبہ، شیبہ، ولید) نے مقابلے کے لیے آواز دی تو مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث نکلے۔ ان میں حضرت عبیدہ شہید ہو گئے اور باقی نے انہیں ہلاک کر دیا۔

پھر عام جنگ چھڑ گئی۔ مسلمانوں نے نظم وضبط سے لڑا جبکہ مشرکین گھبرا گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی مدد نازل فرمائی (سورہ انفال: 9-12)۔ ابوجہل کا سر تن سے جدا کر دیا گیا۔ 70 مشرکین مارے گئے اور 70 گرفتار ہوئے، جبکہ مسلمانوں کے 14 شہید ہوئے۔

نتیجہ اور اثرات:

- مسلمانوں کی واضح فتح۔ قریش کا زور ٹوٹ گیا۔
- اسلامی ریاست کی بنیاد مضبوط ہوئی اور دشمنوں کے دل میں دہشت پیدا ہو گئی۔
- اسیروں کے سلسلے میں نبی کریم نے احسان کیا: پڑھے لکھنے والوں کو ان d س دس مسلمانوں کو پڑھانے کے بدلے آزاد کر دیا۔
- قرآن کریم میں اس غزوہ کو "یوم الفرقان" (حق و باطل کے درمیان جدائی کا دن) قرار دیا گیا۔

اہم سبق : غزوہ بدر سے یہ سبق ملتا ہے کہ تعداد اور سامان پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اللہ کی مدد اور ایمانی جذبہ ہی فتح کا ذریعہ ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔